اسٹیبلشمنٹ حکومت اور دینی مدارس میں تصادم چاہتی ہے، جو مملکت کے مفاد میں نہیں ہے، ہم جامع، فیصلہ کن، حتمی اور قطعی مذاکرات چاہتے ہیں —— اتحادِ تنظیماتِ مدارس دینیہ پاکستان

۲۸ اگست ۲۰۰۴ء بروز ہفتہ ۴ بجے شام کو ملک کے ممتاز دینی ادارے جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی میں ''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان'' اور مجلس عمل کے قائدین کا مشترکہ اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کے بعد ''اتحاد تنظیمات'' نے ۳۰ اگست ۲۰۰۴ء بروز پیر کو جامعہ نعیمیہ میں ایک پریس کانفرنس میں جو متفقہ اعلامیہ جاری کیا، ذیل میں وہ پیش کیا جارہا ہے۔ ——— (ادارہ)

''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان'' کی پانچ رکن تنظیموں کے قائدین کا اجلاس جامعہ فاروقیہ کراچی میں مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم کے زیرِ صدارت وفاق المدارس العربیہ پاکستان میں منعقد ہوا۔ واضح رہے کہ کراچی سے خیبر وگلگت بلتستان اور واہگہ سے چمن تک تمام دینی مدارس کا تقریباً ۱۳ ہزار مدارس کا نیٹ ورک ان میں سے کسی تنظیم کے ساتھ ملحق ہے اور ایک محتاط اندازے کے مطابق تقریباً ایک ملین طلبہ کی تعلیم وتربیت اور مکمل کفالت کا پرائیوٹ سیکٹر میں سب سے بڑا نیٹ ورک ہے۔ ایمان وایقان اور عزم وعمل سے سرشار رجالِ کار اور افرادی قوت کا اتنا پرامن، مربوط اور منظم نیٹ ورک کسی بھی تنظیم کے پاس نہیں ہے۔ اجلاس کے شرکاء میں قاری محمد حنیف جالندھری، رابطہ سکریٹری اتحاد تنظیماتِ مدارس دینیہ پاکستان وناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان، مفتی منیب الرحمٰن، ترجمان اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان وصدر تنظیم المدارس پاکستان، مولانا عبدالمالک ایم این اے صدر رابطۃ المدارس پاکستان، ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی، مولانا غلام محمد سیالوی، مولانا غلام دستگیر افغانی، مفتی محمد رفیع عثمانی، مفتی محمد رفیق حسنی، مولانا عبیداللہ خالد، مولانا ولی خان المظفر، مولانا قاری ضمیر اختر رضوی، مولانا محمد سلفی، مولانا محمد یونس، مولانا محمد انور بدخشانی، مولانا عبدالرؤف، علامہ سید محمد تقی نقوی، خواجہ عابد رضا محسنی، مولانا محمد یاسین ظفر اور دیگر ذمہ داران نے شرکت کی۔

اجلاس میں مفتی منیب الرحمٰن نے فیصلہ کن مرحلے کے لیے مذاکرات ''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان'' کا حتمی موقف مرتب کر کے پیش کیا، جس کی اتفاق رائے سے منظوری دی گئی، قاری محمد حنیف جالندھری نے حکومت کے ساتھ اب تک کے مذاکرات کی جامع رپورٹ پیش کی اور شرکاء کی معلومات کو ''اپ ڈیٹ'' کیا۔ اجلاس میں مختلف مقامات پر اسٹیبلشمنٹ کے ان اقدامات کی تفصیل پیش کی گئی، جو صدر مملکت کی مدارس اور حکومت کے معاملات میں عدم مداخلت کی واضح یقین دہانیوں کے برعکس اور مدارس اور حکومت کے درمیان تصادم کرانے کی ایک خفیہ سازش معلوم ہوتی ہے، ان اقدامات میں جامعہ تجوید القرآن کارساز شارع فیصل، جس کی تعمیر پر ایک کروڑ روپے سے زائد خرچ ہوئے، کا کوئی متبادل جگہ دیئے بغیر سرکاری تحویل میں لے لینا اور تقریباً پانچ لاکھ روپے اور ۱۵ اسیٹر ٹویوٹا گاڑی پر مشتمل ٹرسٹ کے اثاثوں کا دو سال گزرنے کے باوجود واگذار نہ کرنا، چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب کا ''مدرسہ غوث العلوم جامعہ رحیمیہ'' کو سرکاری تحویل میں لینے کا نوٹیفکیشن جاری کرنا جامعہ فریدیہ، جامعہ حفصہ للبنات اسلام آباد اور بعض دیگر مدارس پر بلاجواز چھاپے وغیرہ ہیں۔

اجلاس میں بتایا گیا کہ چونکہ مقتدر حلقوں نے یقین دہانی کرائی ہے کہ صدر مملکت عنقریب ''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان''

کے وفد کو تفصیلی ملاقات کی دعوت دیں گے اور ذاتی نگرانی میں ہمارے مسائل کو حل کریں گے، اس لیے ہم نے فیصلہ کیا کہ مجوزہ ملاقات اور اس کے نتائج کا جائزہ لینے کے بعد ہم باہمی مشاورت سے آئندہ اقدام کا فیصلہ کریں گے۔ اسی طرح سے ہم سے وعدہ کیا گیا ہے کہ نئی کابینہ کی تشکیل کے فوراً بعد تعلیم اور مذہبی امور کے وفاقی وزراء کرام ہمارے ساتھ تفصیلی مذاکرات کریں گے، جو حتمی نتائج کے حصول تک جاری رہیں گے، خواہ ان پر دو یا تین دن صرف ہو جائیں۔ ہم حسنِ ظن کے جذبے کے تحت اپنے ماضی کے تلخ تجربات اور تمام تر تحفظات کے باوجود ان یقین دہانیوں کا خیر مقدم کرتے ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ مثبت اور تعمیری ڈائیلاگ ہی سے مسائل کا حل نکل سکتا ہے، تحریک اور تصادم کی نوبت آتی ہے، جب آپ کسی کو بند گلی میں لے آئیں اور جہد للبقاء (Struggle for Survival) کا مرحلہ درپیش ہو۔ ہم نیک عزائم، خوب صورت توقعات کے ساتھ ساتھ ناخوش گوار صورت حال کا سامنا کرنے اور آخری حد تک جانے کے لیے بھی اپنے آپ کو تیار رکھتے ہیں۔ ہم حکومت کو پیش کش کرتے ہیں کہ اتحادِ تنظیماتِ مدارس دینیہ پاکستان سرکاری نظام کے تحت عصری تعلیم کے اداروں کے نصاب کی اصلاح کی خاطر ہر تعاون کے لیے تیار ہے اور یہ اس لیے ضروری ہے کہ ماضی کی طرح ایک بار پھر جگ ہنسائی نہ ہو اور تعلیمی و نصابی اداروں کا وقار مجروح نہ ہو۔

ہماری رائے میں سپریم کورٹ شریعت اپیلیٹ بینچ، فیڈرل شریعت کورٹ، اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان ایسے وقیع آئینی، تحقیقی، قانونی اور علمی اداروں پر نا اہل اشخاص کو فائز کرنے سے ان اداروں کا وقار اور حکومت کا اعتبار مجروح ہوا ہے، ماضی میں یہ ادارے حرمت و توقیر کی علامت تھے۔ ہم صدر مملکت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ دینی عناصر سے الرجک نہ ہوں، یہ پرعزم، پرامن، جاں نثار لوگ ہیں اور اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان کے تعاون سے ان اداروں کی حرمت کو بحال کریں، اگر سیاسی وجوہ کی بناء پر کسی کو نوازنا، یا ایڈجسٹ کرنا ناگزیر ہے تو ایسے لوگوں کے حسب حال ان کے لیے مناصب تلاش کیے جائیں، آئینی، تحقیقی اور خالص علمی داروں کو سرِ بازار رسوا نہ کیا جائے۔ عالمی تناظر میں عراق کی صورت حال امت مسلمہ کے لیے شدید تشویش کا باعث ہے، امریکا نے عراق میں مقاماتِ مقدسہ کی حرمت کو پامال کر کے امتِ مسلمہ کے سینوں میں کبھی نہ مندمل ہونے والا زخم پیوست کیا ہے اور امریکا کے ایسے ہی ظالمانہ اقدامات کے باعث دنیا بھر کے مسلمان اپنے بے بس حکمرانوں اور امریکا سے یکساں نفرت کرتے ہیں، قرارداد میں کہا گیا ہے کہ داخلی آمریت سے نجات کے نام پر عراقی قوم پر طاقت کے بل پر خارجی آمریت مسلط کر دینا، دنیا کے مسلمہ اصول عدل اور آئینی و قانونی معیارات کے خلاف ہے، ہم پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ امریکا جلد از جلد عراق کی سرزمین پر اپنا غاصبانہ قبضہ ختم کر کے اس ملک کا اقتدار جمہوری طور پر منتخب نمائندوں کے حوالے کرے۔

اسی طرح حدود و قصاص آرڈی ننس اور قانونِ تحفظِ ناموسِ رسالت جیسے حساس مسائل کو غیر حکیمانہ انداز میں چھیڑنا، ملک و قوم کو دانستہ انتشار میں مبتلا کرنے کے مترادف ہے۔ ہمارے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے حکومتِ ناروے کی دعوت پر اوسلو میں ان تمام مسائل پر جامع مذاکرات کیے ہیں، جن میں امت مسلمہ پر دہشت گردی، عسکریت پسندی، فعالیت، عدمِ تحمل، حقوق نسواں و حقوق انسان اور قانون تحفظ ناموسِ رسالت کے مسائل ہیں، ان مسائل پر نارویجن گورنمنٹ کے اہل اقتدار بشمول وزیر اعظم، وزیر خارجہ، اسپیکر نیشنل اسمبلی، نارویجن چرچ ایڈ، بشپ آف اوسلو، کونسل آپ ریلیجنز اور کولیشن آف ریلیجنز شامل ہیں، اور ان مذاکرات میں پاکستانی بشپس کا وفد بھی ایک مرحلے میں شریک ہوا اور مشترکہ دستخطوں سے اعلان اوسلو جاری ہوا اور ہم نے بین المذاہب مکالمے (Inter Religion Dialogue) کو پاکستان میں بھی جاری رکھنے کا فیصلہ کیا، اسی طرح مکالمہ امریکا اور جرمنی بھی ہوا، الحمدللہ ہم نے مثبت انداز میں نہایت کامیابی کے ساتھ اسلام اور پاکستان کی ترجمانی کی ہے۔

اسمائے گرامی شرکائے اجلاس مشترکہ مابینِ اتحاد تنظیمات و متحدہ مجلس عمل ۲۸ اگست ۲۰۰۴ء

۱۔حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب	صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان
۲۔حضرت مولانا قاری حنیف جالندھری صاحب	ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان
۳۔حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب	قائد جمعیت علماء اسلام (جنرل سیکریٹری متحدہ مجلس عمل)
۴۔حضرت قاضی حسین احمد صاحب	امیر جماعت اسلامی وصدر متحدہ مجلس عمل
۵۔حضرت مولانا مفتی منیب الرحمٰن صاحب	صدر تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان
۶۔محمد حسن ترابی صاحب	نائب صدر متحدہ مجلس عمل (سندھ)
۷۔محمد رفیق حسنی صاحب	جامعہ مدینۃ العلوم گلستان جوہر بلاک ۱۵، کراچی
۸۔حضرت مولانا ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی صاحب	ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہل سنت
۹۔مولانا غلام دستگیر افغانی صاحب	مہتمم جامعہ ضیاء العلوم ٹرسٹ، آگرہ تاج کالونی، کراچی
۱۰۔غلام محمد سیالوی صاحب	ناظم اعلیٰ شمس العلوم جامعہ رضویہ، کراچی
۱۱۔مولانا محمد انور بدخشانی صاحب	شیخ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی
۱۲۔صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب	ممبر قومی اسمبلی/سنیئر نائب صدر جمعیت علماء پاکستان
۱۳۔مولانا عبدالمالک صاحب	صدر رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان
۱۴۔مولانا محمد یاسین ظفر صاحب	پرنسپل جامعہ سلفیہ فیصل آباد/ وفاق المدارس السلفیہ پاکستان
۱۵۔حافظ محمد سلفی صاحب	جامعہ ستاریہ گلشن اقبال ۶، رکن مجلس عاملہ وفاق المدارس السلفیہ
۱۶۔مولانا محمد یونس صاحب	مدیر وفاق المدارس السلفیہ پاکستان
۱۷۔محترم اسد اللہ بھٹو صاحب	صدر متحدہ مجلس عمل سندھ، ایم این اے، نائب امیر جماعت اسلامی
۱۸۔قاری شیر افضل خان صاحب	خطیب جامع مسجد الہٰی نشتر بستی
۱۹۔جناب محمد ضمیر اختر منصوری صاحب	نمائندہ رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان، مہتمم جامعۃ الفلاح کراچی
۲۰۔مولانا عبدالرؤف صاحب	صدر اتحاد العلماء کراچی، نگران جامعۃ الاخوان، کراچی
۲۱۔مولانا سید محمود الفاروقی صاحب	ناظم تعلیمات رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان
۲۲۔جناب خواجہ عابد رضا محسنی صاحب	مسؤل شعبہ وفاق المدارس صوبہ سندھ، جامعہ علمیہ ڈیفنس کراچی
۲۳۔جناب سید محمد تقی نقوی صاحب	جامعہ علمیہ ڈیفنس کراچی
۲۴۔قاری محمد عثمان صاحب	سیکریٹری اطلاعات جمعیت علماء اسلام، متحدہ مجلس عمل (سندھ)
۲۵۔مولانا عبیداللہ خالد صاحب	جامعہ فاروقیہ، کراچی
۲۶۔مولانا محمد یوسف افشانی صاحب	جامعہ فاروقیہ، کراچی
۲۷۔تنویر احمد صدیقی صاحب	مدیر الفاروق، انٹرنیشنل
۲۸۔مولانا ابن الحسن عباسی صاحب	مدیر ماہنامہ ''وفاق المدارس''
۲۹۔مفتی محمد عثمان یار خان صاحب	جامعہ دارالخیر گلستان جوہر، جمعیت علماء اسلام
۳۰۔مولانا ولی خان المظفر صاحب	معاونِ خصوصی، صدرِ وفاق المدارس العربیہ پاکستان